49793 ـ فطرانہ كى مقدار اور ادائيگى كا وقت

سوال

ہم مغربى كميٹى كے ممبران برسلون ميں رہائش پذير ہيں فطرانہ كا طريقہ كار كيا ہے جس پر ہميں كرنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ نے مسلمانوں پر ايك صاع كھجور يا ايك صاع جو فطرانہ ادا كرنا فرض كيا، اور حكم ديا كہ نماز عيد كے ليے نكلنے سے قبل ادا كيا جائے.

صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں ابو سعيد خدرى ضى اللہ عنہ سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ہم نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں ايك صاع غلہ يا ايك صاع پھل يا ايك صاع جو يا ايك صاع منقہ فطرانہ ادا كيا كرتے تھے "

اكثر اہل علم نے يہاں غلہ كى شرح كرتے ہوئے كہا ہے كہ اس سے مراد گندم ہے، اور كچھ نے اس كى شرح كرتے ہوئے كہا ہے كہ اس سے مراد خوراك ہے جو علاقے كے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہيں، چاہے وہ گندم ہو يا مكئى يا باجرہ وغيرہ.

اور صحيح بھى يہى ہے كہ كيونكہ فطرانہ كا مقصد تو غنى و مالدار كى جانب سے فقير و مسكين كى غمخوارى ہے، مسلمان پر ضرورى نہيں كہ وہ اپنے علاقے كى خوراك كے علاوہ كوئى اور چيز دے كر فقير كى غمخوارى كرے، بلاشك و شبہ حرمين كے علاقے كى خوراك چاول ہے جو ہر كوئى پسند كرتا ہے، اور يہ جو سے افضل اور اعلى ہيں.

اس سے يہ علم ہوا كہ فطرانہ ميں چاول دينے ميں كوئى حرج نہيں.

فطرانہ ميں واجب ہے كہ ہر جنس سے ايك صاع ہى ادا كيا جائے اور يہ صاع نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صاع كى مقدار كے مطابق ہو، جو چار چلو يعنى دونوں ہاتھ چار بار بھريں جائيں تو يہ صاع كے برابر ہوگا، جيسا كہ قاموس ميں درج ہے.

اور موجودہ دور كے وزن كے مطابق تقريبا تين كلو گرام بنتا ہے، اس ليے اگر مسلمان شخص ايك صاع چاول يا كوئى

اور جنس جو اس کے علاقے کی خوراك شمار ہوتی ہے فطرانہ ادا کرے تو یہ کافی ہوگا، علماء کے صحیح قول کے مطابق چاہیے وہ چیز ان اشیاء کے علاوہ بھی ہو جو اس حدیث میں مذکور ہیں، اور وزن کی مقدار تین کلو فطرانہ ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں.

ہر چھوٹے اور بڑے مرد و عورت آزاد اور غلام مسلمان کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، رہا ماں کے پیٹ میں بچہ تو بالاجماع اس کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا واجب نہیں، لیکن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے عمل کے مطابق اس کی طرف سے ادائیگی مستحب ہے.

اور یہ بھی واجب ہے کہ فطرانہ نماز عید سے قبل ادا کیا جائے، اور نماز عید کے بعد تك مؤخر کرنا جائز نہیں، اور عید سے ایك یا دو یوم قبل ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق فطرانہ کی ادائیگی کا ابتدائی وقت اٹھائیس رمضان کی رات ہے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے مہینہ انتیس کا ہو یا پھر تیس کا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید سے ایك یا دو روز قبل فطرانہ ادا کیا کرتے تھے.

فطرانہ کا مصرف فقراء اور مساکین ہیں، حدیث میں ثابت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ روزے دار کی لغو اور بےہودہ باتوں سے پاکی اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فطرانہ فرض کیا، جس نے نماز عید سے قبل ادا کیا تو یہ فطرانہ قبول ہے، اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ عام قسم کے صدقات میں شامل ہوگا "

اسے ابو داود نے سنن ابو داود میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں حسن قرار دیا ہے.

جمہور اہل علم کے ہاں فطرانہ کی قیمت نقد رقم میں ادا کرنی جائز نہیں، اور دلیل کے لحاظ سے یہی زیادہ صحیح ہے، بلکہ غلہ کی شکل میں فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا عمل ہے، اور جمہور امت کا بھی یہی قول ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے، اور ہمارے دلوں اور اعمال کی اصلاح فرمائے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی بڑا سخی اور کرم کرنے والا ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (14 / 200).

چنانچہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے فطرانہ کا وزن کے مطابق جو حساب لگایا ہے وہ تقریبا تین کلو گرام ہے.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا بھی یہی فیصلہ ہے.

دیكھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 371).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كے حساب كے مطابق چاول دو ہزار ایك سو گرام (2100) ہے.

دیكھیؤں: فتاوى الزكاة (274 ـ 276).

وزن میں یہ اختلاف اس لیے ہے كہ صاع ایك پیمانہ ہے جو حجم كے مطابق ماپا جاتا ہے وزن كے ساتھ نہیں.

علماء كرام نے وزن میں اندازہ اس لیے لگایا ہے تا كہ سہولت رہے اور ضبط كے زیادہ قریب ہو، اور یہ معلوم ہے كہ دانوں كا وزن مختلف ہوتا ہے، كیونكہ كچھ كم وزن كے ہوتے ہیں اور كچھ زیادہ اور كچھ متوسط وزن ركھتے ہیں.

بلكہ دانوں كی ایك ہی قسم كا صاع میں وزن مختلف ہوتا ہے، چنانچہ نئے فصل كے دانے پرانی فصل كے دانوں سے وزنی ہوتے ہیں، اس لیے جب انسان احتیاط كرتے ہوئے زیادہ فطرانہ ادا كرے تو یہ بہتر اور احتیاط ہے.

دیكھیں: المغنی (4 / 168). اس میں بھی كھیتی كی زكاۃ میں وزن كا اندازہ اسی طرح ذكر كیا گیا ہے.

واللہ اعلم .